Shariah Academy
For Research & Studies
Nadwatul Ulama
Tagore Marg, Nadwa Road, Lucknow U.P. 226007

مجلس تحقیقات شرعیہ
ندوۃ العلماء لکھنؤ

Ref.............................. Date. 30/09/2025

# مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

کے

## ساتویں فقہی سیمینار کی تجاویز

مورخہ: ۴-۵ / ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ - مطابق: ۲۷-۲۸ / ستمبر ۲۰۲۵ء کو مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء کا ساتواں دو روزہ فقہی سیمینار دارالعلوم ندوۃ العلماء کے علامہ حیدر حسن خاں ٹونکی ہال میں منعقد ہوا، جس میں پورے ملک سے بڑی تعداد میں علماء اور اصحاب افتاء نے شرکت کی اور غور وخوض اور تبادلہ خیالات کے بعد درج ذیل تین موضوعات پر اتفاق رائے سے تجاویز منظور ہوئیں۔

## تجاویز بابت مساجد اور ان کے اوقاف سے متعلق چند مسائل

۱۔ جو مسجدیں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے تنگ ہو رہی ہوں، توسیع کی غرض سے ان کو شہید کر کے کئی منزلیں بنائی جاسکتی ہیں، اور بر بنائے ضرورت کسی منزل کو دینی تعلیم کے لیے استعمال کرنا درست ہے، البتہ اس کی کسی منزل کو طلبہ کی رہائش کے لیے مستقل طور پر استعمال کرنا یا اس کے کسی حصہ کو کرایہ پر دینا درست نہیں ہے، کیونکہ یہ مسجد کے بنیادی مقاصد اور اس کے تقدس کے خلاف ہے۔

۲۔ اگر کسی اپارٹمنٹ میں کوئی منزل خرید کر یا کثیر منزلہ عمارت تعمیر کرتے وقت کسی منزل کو بطور مسجد وقف کر دیا جائے، تو یہ منزل مسجد شرعی کے حکم میں ہوگی، بشرطیکہ اس میں عام لوگوں کو نماز پڑھنے کی اجازت ہو۔

۳۔ وہ زرعی زمین جو مسجد پر وقف ہو، اگر وہ قابل انتفاع نہ ہو یا اتنی کم منفعت ہو کہ اس سے ضروریات مسجد پوری نہ ہوتی ہوں تو یہ جائز ہے کہ اس زمین کے بدلے ایسی زمین یا دکان حاصل کر لی جائے جس کی آمدنی سے ضروریات مسجد پوری کی جاسکیں، اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس زمین کو بدلنے میں وقف کا ضیاع ہوگا تو پھر ایسا کرنا جائز نہ ہوگا۔

۴۔ مسجد کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسجد سے الگ امام اور موذن کی رہائش کا انتظام کرے، البتہ ضرورت کے وقت عارضی طور پر امام وموذن کے لئے مسجد کے کسی حصہ میں قیام کی گنجائش ہے۔

۵۔ قدیم مسجد کے آس پاس کی وہ زمینیں جو موقوفہ مسجد شرعی میں شامل نہیں ہیں بلکہ مصالح مسجد کے لئے ہیں وہاں نمازیوں کے لئے پارکنگ کی تعمیر کرنا، مسجد کے ائمہ، موذنین اور خدام کے لئے رہائش گاہ (فیملی کواٹر) کا بندوبست کرنا یا دوسرے ایسے کام کرنا جو مصالح مسجد میں شامل ہو، درست ہے۔

۶۔ نئی مساجد کی تعمیر کے وقت اگر مسجد کے لئے زمین وقف کرنے والا شخص یا اشخاص اس طرح تعمیری منصوبہ بناتے ہیں کہ بیسمنٹ میں پارکنگ ہو، اوپر کی منزلیں مسجد کے لئے ہوں یا کوئی منزل دینی تعلیم کے لئے ہو تو شرعاً اس کی گنجائش ہے۔

www.mtsnadwa.org Email - info@mtsnadwa.org - shariahacademynadwa@gmail.com

Shariah Academy
For Research & Studies
Nadwatul Ulama
Tagore Marg, Nadwa Road, Lucknow U.P. 226007

مجلس تحقیقات شرعیہ
ندوۃ العلماء لکھنؤ

Ref...............................                                                                 Date 30/09/2025

## تجاویز بابت قبرستان کے چند جدید مسائل

۱۔جن قبرستانوں میں پہلے سے بنی ہوئی مسجد میں وضوخانہ نہ ہو، وہاں ایسی جگہ وضوخانہ اور استنجاء خانہ بنایا جا سکتا ہے، جہاں قبریں موجود نہ ہوں۔

۲۔اگر قبرستان وسیع ہو تو ضرورت کے وقت خالی جگہ میں مسجد، وضوخانہ اور استنجاء خانہ بنانے کی گنجائش ہے، لیکن قبرستان تنگ ہو تو تعمیر مسجد کی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ یہ مقصد وقف کے خلاف ہے۔

۳۔تحفظ قبرستان کے پیش نظر وسیع قبرستان کی خالی جگہ کو عارضی طور پر تعلیم یا کسی اور جائز مقصد کے لیے کرائے پر دیا جا سکتا ہے، لیکن معاہدہ میں یہ صراحت ضروری ہے کہ یہ قبرستان کی زمین ہے اور آئندہ تدفین کے لیے ضرورت پڑنے پر اس کو واپس کرنا لازم ہوگا۔

۴۔قبرستان کی خالی جگہ میں جنازہ گاہ بنانا جائز ہے، بشرطیکہ سامنے قبر نہ ہو یا ہو تو کوئی حائل (آڑ) موجود ہو۔

۵۔عام حالات میں قبرستان کو کھلیان، اور باڑہ وغیرہ کے طور پر استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

Shariah Academy
For Research & Studies
Nadwatul Ulama
Tagore Marg, Nadwa Road, Lucknow U.P. 226007

مجلس تحقیقات شرعیہ
ندوۃ العلماء لکھنؤ

Ref..............................

Date.30/09/2025

## تجاویز بابت ”تلفیق بین المذاہب اور تتبع رخص“

اہل سنت کے تمام فقہی مسالک جو دنیا کے مختلف ممالک اور علاقوں میں مروج ہیں اور جن کی تقلید کی جاتی ہے، یہ سب اسلامی شریعت کا حصہ ہیں، اجتہادی مسائل میں ان کے اختلافات کی نوعیت حق و باطل کی نہیں ہے، بلکہ یہ سب کتاب وسنت کے سمندر سے نکلنے والی بافیض نہریں ہیں، جن سے امت مسلمہ سیراب ہورہی ہے، اس لیے تمام فقہی مسالک کی کتابیں اور ان کے اجتہادات فقہ اسلامی کا گراں قدر حصہ ہیں۔

جو علماء اور اصحاب افتاء عام فقہی اجتہادی مسائل میں کسی خاص فقہی مسلک کی پابندی کرتے ہیں، جب انہیں بعض مسائل میں موجودہ حالات کے تحت اپنے مسلک کی اجتہادی رائے پر عمل کرنے یا اس پر فتوی دینے میں شدید حرج محسوس ہوتا ہے اور وہ ضرورت سمجھتے ہیں کہ کسی دوسرے فقہی مسلک کی اجتہادی رائے کو اختیار کر کے اس دشواری کا حل تلاش کریں اور امت مسلمہ کے لیے یسر وسہولت پیدا کریں، تو ان کے لیے یہ بات رکاوٹ بنتی ہے کہ کہیں ایسا کرنے میں ممنوع تلفیق بین المذاہب لازم نہ آئے، اس پس منظر میں بحث وتمحیص کے بعد درج ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

۱۔ تلفیق سے مراد ایک ہی عمل میں دو یا دو سے زائد فقہاء کی رائے کو اس طرح جمع کرنا ہے کہ بحیثیت مجموعی وہ عمل ان میں سے کسی کے نزدیک بھی درست قرار نہ پاتا ہو، یہ شکل ناجائز ہے۔

۲۔ پیچیدہ مسائل کو حل کرنے اور امت سے حرج اور تنگی کو دور کرنے کے لیے درج ذیل شرائط کے ساتھ ظاہری تلفیق (جو درحقیقت دوسرے فقہی مسلک سے استفادہ ہے) کو اختیار کرنے کی اجازت ہے:

الف: تلفیق سے کسی نص یا اجماع کی مخالفت نہ ہوتی ہو۔

ب: تلفیق اتباع ہوئی کی غرض سے نہ ہو۔

ج: تلفیق کے نتیجہ میں کسی حرمت شرعیہ کا جواز لازم نہ آتا ہو۔

د: جس مسلک کے فقہی قول کو لیا جائے اس کی تمام شرائط کی رعایت کی جائے۔

۳۔ یہ تلفیق معتبر اصحاب افتاء کے اجتماعی غور وخوض کے ذریعہ انجام پائے، لیکن بوقت ضرورت انفرادی فتاوی میں بھی اس کی گنجائش ہے۔

۴۔ محض خواہش نفس کی بنیاد پر فقہاء کی سہولتوں کو اختیار کرنا درست نہیں ہے کہ یہ احکام شریعت سے آزاد ہونے کا ذریعہ ہے۔

۵۔ فقہاء کے آسان اقوال کو اختیار کرنا درج ذیل شرائط کے ساتھ درست ہے:

الف: وہ اقوال شرعا غیر معتبر اور شاذ نہ ہوں۔

ب: مشقت کو دور کرنے کے لیے رخصت اختیار کرنے کی حاجت ہو۔

ج: رخصت کا مقصد کسی غیر مشروع عمل کی انجام دہی نہ ہو۔